ہندوستان میں فتنۂ نجدیہ و اسماعیلیہ کی تفصیلی تردید پر
مشتمل تیرہویں صدی ہجری کی ایک شاہ کار اور مشہور زمانہ تصنیف

سیف الجبّار

از
سیف اللہ المسلول معین الحق
مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی قدس سرہ السامی

تقدیم و تحقیق، تخریج و ترتیب
مولانا عطیف قادری بدایونی

ناشر:
تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں

[شاہ اسماعیل دہلوی اور فتنہ نجدیہ کی ہندوستان میں آمد]:

اور ہندوستان میں اس دین کے پھیلنے کا یہ قصہ ہے کہ مولوی اسماعیل ☆ کی فکر میں حدت اور طبیعت میں مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے سے تھی- بزرگ اُن کے اس سبب سے اُن سے ناراض بھی تھے- شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمر میں اپنا تمام مملوکہ منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تھی، حرم اور نواسوں وغیرہ کو ہبہ کر کر قابض کرا دیا، مولوی اسماعیل کو کچھ نہ دیا- جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی بزرگوں میں نہ رہا، مولوی اسماعیل کھلے بندوں کھیل کھیلے- تین چشمے فساد کے دین میں اُن کی ذات سے جاری ہوئے، ایک فتنہ ظاہریہ ☆☆ کا کہ قیاس وتقلید حرام اور ائمہ مجتہدین وفقہائے مقلدین فاسق بلکہ کافر، یہ مفسدہ تھوڑا سا شاہ جہاں آباد میں اور پورا نواح عظیم آباد وغیرہ پورب کے شہروں میں پھیلا- ایسے جاہل کہ ابوحنیفہ اور شافعی کا لفظ بھی صحیح نہیں بول سکتے، شین کو سین کہتے ہیں، اماموں اور مقلدوں کو برا کہتے ہیں اور اُن کی طرف خطا اور گمراہی کی نسبت کرنے میں کچھ تامل نہیں کرتے اور مولوی اسماعیل کی زبان درازیاں اور بے ادبیاں ائمہ وفقہا کے ساتھ مشہور ہیں-

[تقلید کی تفہیم واستدراک]:

دیکھو تنویر العینین میں لکھا ہے:

ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولة عن النبی ﷺ الصریحة الدالة علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامه ففیه شائبة من الشرک ☆☆☆

ترجمہ: مَیں نہیں سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیوں کر جائز ہوں، باوجود ممکن ہونے رجوع کے اُن روایتوں کے طرف کہ نبی ﷺ سے منقول ہیں کہ صاف دلالت کرتی ہیں تقلید کیے گئے امام کے قول کے خلاف پر، پھر اگر اپنے امام کے قول کو چھوڑ نہ دے تو اُس میں میل ہے شرک کا، فقط-

پہلے اماموں کی تقلید ☆☆☆☆ کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے، وہ یہ ہے کہ بعد گزر جانے زمانہ اصحاب

☆ حالات جاننے کے لیے دیکھیں: ص 253

☆☆ دیکھیے: حاشیہ ۶/ص 242

☆☆☆ تنویر العینین: ص ۶۵-۶۴

☆☆☆☆ حاشیہ ۷/ص 242